السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

امانتوں کے احکام

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

امانت اس شے کو کہتے ہیں جو کسی کے پاس رکھی جائے اور وہ اس کی بلامعاوضہ حفاظت کرے، نیز مالک جب چاہے اسے واپس لے سکے۔

مال کی حفاظت کرنے میں امانت دار کی حیثیت ایک وکیل کی سی ہوتی ہے، اس لیے اس کا عاقل وبالغ اور سمجھ دار ہونا ضروری ہے۔

امانت کی حفاظت کی ذمے داری وہی شخص قبول کرے جسے اپنے بارے میں یقین اور اعتماد ہو کہ اس کی حفاظت کرسکے گا۔ واضح رہے یہ انتہائی درجے کا ثواب کا کام ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

"وَاللَّهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ"

"اللہ تعالیٰ بندے کی مدد کرتا رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد کرنے میں مصروف رہتا ہے۔"[1]

نیز یہ لوگوں کی حاجت اور ضرورت بھی ہے جس شخص کو اپنے بارے میں علم ہو کہ وہ امانت کی حفاظت کرنے کی قدرت نہیں رکھتا اسے ایسی ذمے داری ہرگز قبول نہیں کرنی چاہیے۔

1۔ امانت کے ضائع ہونے کی صورت میں مودع (جس کے پاس امانت رکھی گئی ہے) ضامن نہیں ہوگا بشرطیکہ اس نے ذمے داری میں کوتاہی نہ کی ہو۔ یہ ایسے ہی ہے جیسے اس کا اپنا مال ضائع ہوجائے، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"من أودع وديعة فلا ضمان عليه"

"امانت جس کے حوالے کی گئی اس پر ضمان نہیں۔"[2]

ایک روایت میں ہے:

"لاضمان على مؤتمن"

"امین پر (امانت ضائع ہونے کی) ذمے داری نہیں۔"[3]

ایک اور روایت میں ہے:

"لا على المُستَودَع غير المُغِلّ ضمَان"

"خیانت نہ کرنے والے امین پر تاوان نہیں۔[4]

اس میں حکمت یہ ہے کہ امانت دار شخص اجروثواب کی خاطر امانت کی حفاظت کرتا ہے۔ اگر بلاوجہ اس پر امانت کے ضیاع کا تاوان ڈال دیا جائے تو لوگ اس ذمے داری کو قبول کرنے میں پس وپیش کریں گے جس سے کئی لوگوں کا نقصان ہوگا، نیز فوائد کے حصول کے لیے یہ باعث رکاوٹ ہے۔

اگر امانت دار نے امانت کے تحفظ میں کوتاہی سے کام لیا تو تاوان اس پر ڈالا جائے گا کیونکہ اس نے اپنی غلطی سے کسی کا مال ضائع کیا ہے۔

امانت دار کو چاہیے۔ کہ امانت کو کسی محفوظ جگہ میں اس طرح سنبھال کر رکھے جس طرح وہ اپنا مال رکھتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اسے (عند الطلب) ادا کرنے کا حکم دیا ہے، چنانچہ ارشاد الٰہی ہے:

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَن تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَىٰ أَهْلِهَا ۵۸ ... سورة النساء

"اللہ تمھیں تاکیدی حکم دیتا ہے کہ امانت والوں کی امانتیں انھیں پہنچاؤ۔" [5]

ظاہر بات ہے کہ امانت کی صحیح صحیح ادائیگی تبھی ممکن ہے جب اسے سنبھال کر رکھا جائے گا۔ علاوہ ازیں جب امانت دار نے ایک امانت کو رکھنا قبول کر لیا تو اس پر لازم ہے کہ اس کی حفاظت میں پورا پورا التزام واہتمام کرے

2۔ اگر امانت جانور کی صورت میں ہے تو امانت دار پر لازم ہے کہ اسے چارہ وغیرہ ڈالے۔ اگر اس نے اسے چارہ وغیرہ نہ ڈالا حتیٰ کہ وہ جانور مر گیا یا بیمار پڑ گیا تو وہ ضامن ہوگا کیونکہ (مالک کا حکم ہو یا نہ ہو) جانور کو چارہ ڈالنا اس کی ذمے داری میں شامل تھا، لہذا وہ نہ صرف ضامن ہوگا بلکہ اسے کھلانے پلانے میں کوتاہی کرنے کی وجہ سے عند اللہ گناہ گار بھی ہوگا کیونکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جانور کا اس پر حق تھا۔

3۔ امانت دار کسی کی امانت کو (عادت معمول کے مطابق) آگے کسی ایسے شخص کے پاس حفاظت کے لیے رکھ سکتا ہے جس کے پاس امانت رکھنے کا اس کا عام معمول ہے، مثلاً: اس کی اپنی بیوی، غلام، خزانچی یا خادم۔ اگر ان مذکورہ اشخاص میں سے کسی کے ہاں امانت ضائع ہوگئی تو وہ ضامن نہ ہوگا بشرطیکہ یہ نقصان اس کی کوتاہی اور سستی سے نہ ہوا ہو کیونکہ اس کے لیے جائز ہے کہ وہ خود مال کی حفاظت کرے یا کسی اور پر ذمے داری ڈال دے جیسا کہ عموماً ہوتا ہے۔

4۔ اگر اس نے کسی کی امانت کسی اجنبی شخص کے حوالے کر دی جو اس سے ضائع ہوگئی تو پہلا امانت دار ادائیگی کا ضامن ہوگا کیونکہ بلاوجہ اسے ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا، البتہ اگر امانت کو اجنبی شخص کے حوالے کیے بغیر چارہ نہ ہو، مثلاً: کسی کا وقت موت آگیا یا اس نے سفر کا ارادہ کر لیا اور وہ امانت اپنے ساتھ لے جانا نہیں چاہتا تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ تلف ہونے کی صورت میں وہ ضامن نہ ہوگا۔

5۔ اگر کوئی خوف ہو یا کوئی امانت دار سفر پر روانہ ہونا چاہتا ہو تو اسے چاہیے کہ اسے مالک یا وکیل کے حوالے کر جائے وگرنہ اپنے ساتھ لے جائے بشرطیکہ کوئی خطرہ نہ ہو اگر سفر میں امانت کے ضائع ہونے کا خطرہ ہو تو حاکم کے حوالے کر جائے۔ اگر دیانت دار اور امین حاکم میسر نہ ہو تو کسی بااعتماد، ثقہ شخص کے حوالے کر دے جو اصل مالک تک پہنچا دے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کے موقع پر لوگوں کی امانتیں ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حوالے کر دی تھیں۔ اور سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دیا تھا کہ ان کے مالکوں کے حوالے کر دے۔ [6]

6۔ اس طرح جس کو موت آجائے اور اس کے پاس لوگوں کی امانتیں ہوں تو اس پر واجب ہے کہ ان کے مالکوں کو واپس کرے اگر مالک نہ مل رہے ہوں تو حاکم کے پاس یا جس پر اس کو اعتماد ہو اس کے پاس رکھ دے۔

7۔ اگر کسی نے امانت کی حفاظت میں کوتاہی یا تعدی سے کام لیا جس کے نتیجے میں امانت ضائع ہوگئی تو امین شخص پر ضمان لازم ہے، مثلاً: کسی نے جانور بطور امانت اپنے ہاں رکھ لیا اور اس پر چارہ کھلانے اور پانی پلانے کے علاوہ کے لیے سواری کی یا امانت کے طور پر رکھا ہوا کپڑا خرابی سے بچانے کے علاوہ کے لیے پہن لیا یا دراہم جو تھیلی میں محفوظ تھے انھیں باہر نکال لیا یا تھیلی کا تسمہ کھول لیا۔ ان احوال میں اگر امانت ضائع ہوگئی تو ہو ضامن ہوگا کیونکہ اس نقصان میں اس کی تعدی کو دخل ہے۔

8۔ امانت دار دعویٰ کرے کہ اس نے امانت اس کے مالک یا اسکے قائم مقام کو لوٹا دی ہے یا امانت دار دعویٰ کرے کہ اس کے ہاں جو امانت تھی اس کے ضائع ہونے میں اس کی کوتاہی نہ تھی تو دونوں صورتوں میں امانت دار کی بات کا اعتبار قسم کے ساتھ ہوگا کیونکہ وہ امین ہے۔ اور جو کچھ اس کے پاس تھا وہ اللہ تعالیٰ کے فرمان:

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَن تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَىٰ أَهْلِهَا ۵۸ ... سورة النساء

"اللہ تمھیں تاکیدی حکم دیتا ہے کہ امانت والوں کی امانتیں انھیں پہنچاؤ۔" [7]

کے مطابق "امانت" تھی نیز اصل یہ ہے کہ کسی انسان کو سچا ہی سمجھا جاتا ہے الا یہ کہ اس کے جھوٹا ہونے کی دلیل مل جائے۔

اسی طرح اگر امانت دار نے دعویٰ کیا کہ "امانت" آگ لگنے سے یا کسی اور حادثے میں ضائع ہوگئی ہے تو اس کی بات تب قبول ہوگی جب وہ اس حادثے کے واقعہ کے گواہ پیش کرے گا۔

9۔ صاحب مال جب بھی امانت دار سے اپنی امانت کی واپسی کا مطالبہ کرے تو اسے فوراً ادا کر دی جائے۔ اگر اس نے ٹال مٹول کی اور امانت رکھی ہوئی چیز ضائع ہوگئی تو امانت دار ضامن ہوگا کیونکہ اس نے بوقت مطالبہ ادا نہ کر کے حرام کام کا ارتکاب کیا ہے۔ واللہ اعلم۔

---

[1]۔ صحیح مسلم الذکر والدعاء باب فضل الاجتماع علی تلاوۃ القرآن وعلی الذکر حدیث 2699، ومسند احمد 2/296۔

[2]۔ (ضعیف) سنن ابن ماجہ الصدقات باب الودیعۃ حدیث 2401۔

[3]۔ (ضعیف) (سنن الدار قطنی 3/40 حدیث 2938۔

[4]۔ (ضعیف) سنن الدار قطنی 3/40 حدیث 2939۔

[5]۔ النساء: 4/58۔

[6]۔ المغنی والشرح الکبیر 7/280۔

[7]۔ النساء: 4/58۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

[قرآن وحدیث کی روشنی میں فقہی احکام و مسائل]

مزارعت، مساقات اور اجارہ وغیرہ کے احکام: جلد02: صفحہ136